M.A Islamic Studies sem I · paper (104)
Topic: Ashrie; Aquied w Nazriyat

اشاعرہ، عقائد و نظریات

ابوالحسن اشعری جو کہ اشعری عقائد کے امام مانے جاتے ہیں وہ اپنے عہد کے مجدد اور بڑی ذی علم شخصیت تھی انکی تصانیف کثیر ہیں مگر ان میں چار تصنیف بہت مشہور ہیں

(۱) اللمع فی الرد علی اہل الزیغ والبدع:
(۲) الابانۃ فی اصول الدیانۃ
(۳) استحسان الخوض فی علم الکلام
(۴) مقالات الاسلامیین واختلاف المصلین۔

ان کتابوں اور اشعری نے اپنے دوسری کتابوں میں جن عقائد کی تشہیر کیا ہے اس کی خصوصیات کا اعتراف اہل سنت کا اکثر طبقہ بلکہ پوری جماعت نے کیا ہے۔

خدا تعالیٰ کے وجود کو اشاعرہ نے، اور شق عقلی، اور شق نقلی اور قدیم صوفیا کے نظریات کی اتباع کیا ہے اور ہر خدا تعالیٰ کے اثبات پر فلسفیانہ دلیلیں دی ہے برہان امکان اجسام کے تحت ذات خداوندی اور برہان اعراض کے ذریعے صفات خداوندی کا اثبات کیا ہے۔ صفات خداوندی کے تعلق سے اشعری فرماتے ہیں ہم کسی ماہیت کا پابند نہیں کر سکتے کیونکہ اس کی ماہیت ہمارے لئے معلوم نہیں ہے

مسئلہ جبر و قدر اور اشعری۔

مسئلہ جبر و قدر متکلمین کے نزدیک بڑی معرکۃ الآرا

P. 2
20/07/21

DATE

بحث نے صرف اس مسئلے نے جو دو کلامی فرقے کو وجود
دیا ہے مسئلہ قدر کی وجہ سے ایک مخلوق فرقہ
"قدریہ" بن گیا۔ اور مسئلہ جبر کی وجہ سے مشہور
فرقہ "جبریہ" بن گیا۔

مسئلہ قدر و جبر کے سلسلے

میں اشاعرہ نے دونوں پہلوؤں کی رعایت کی ہے
اور اختیار انسان کو "نظریہ کسب" جو کہ ایک قرآنی
لفظ ہے اس کو انتخاب کیا ہے اور قدرت کو دو قسموں
میں منقسم کیا ہے: (۱) قدرت قدیم (۲) قدرت حادث

(۱) قدرت قدیم: اشاعرہ کے نظریہ کے مطابق قدرت قدیم
صرف خداوند عالم سے مخصوص ہے۔ اور مخلوق میں فعل موثر ہے۔

(۲) قدرت حادث: وہ جو کہ بندوں سے مخصوص ہے۔ اور وہ
صرف یہی افادہ کہ بندہ آزادی محسوس کرتا ہے۔ اسلئے
مخلوق کا فعل قدرت کے خلق کے ساتھ انسان میں حادث
ہو جاتا ہے

اسی طرح دوسرے نظریات کے بیں اشعری مبادیات
کی منفرد نہیں ہے